133329 ـ انیمیا المنجلیۃ (Sickle cell anemia) مرض کے شکار کی شادی کا حکم

سوال

اسلام میں انیمیا المنجلیۃ جیسی بیماری کے شکار مرد و عورت کی شادی کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انیمیا المنجلیۃ یہ ایك قسم كی وراثی بیماری ہے جو خون كے سرخ سیل میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے اور خون كے سرخ سیل ہلالی شكل میں ہو جاتے ہیں، جو آكسیجن كی كمی سے ہوتی ہے.

اس كی علامات یہ ہیں:

- سرخ خونی خلایا كی عمر كم ہو جاتی ہے جس كے نتیجہ میں خون كی مستقل كمی كا شكار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما میں نقص پیدا ہوتا ہے، اور نشاطات كی قدرت و استطاعت نہیں رہتی.

- جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھیپھڑوں كو ملنے والی خونی خوراك بھی بند ہو جاتی ہے.

- ہڈیوں كھائی جاتی ہیں، اور خاص كر گھٹنوں كی چكنی ہڈي، اور بعض اوقات تلی بڑی ہو جاتی ہے جس كی بنا پر وہ اپنا كام كرنا چھوڑ دیتی ہے.

- یہ بیماری اپنے ساتھ خونی خلایا كو ٹوٹ پھوٹ كا شكار كر دیتی ہے، اور یہ غالبا جلن كی بنا پر ہوتی ہے، اور كافی حد تك آنكھیں زرد ہو جاتی ہیں، اور ہیموگلبین میں شدید كمی واقع ہو جاتی ہے، جو خون لگانے تك جا پہنچتی ہے.

اس بیماری كے میں مبتلا وہ شخص جس پر یہ علامات ظاہر نہ ہوں اس كا صحیح و تندرست شخص سے شادی كرنا جائز ہے اور اولاد بھی پیدا كر سكتا ہے.

لیكن اس بیماری میں متبلا شخص كا كسی صحیح شخص سے شادی كرنا خطرناك ہے، كیونكہ اس كے بچوں كو بھی

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے.

مزید آپ درج ذیل لنك کی سرچ کریں:

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم:

بلاشك و شبہ نكاح كے مقاصد ميں نيك و صالح اولاد پيدا كرنا اور امت محمديہ ميں اضافہ كرنا شامل ہے، جيسا كہ حديث ميں بھى وارد ہے:

معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ايك شخص رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كيا:

مجھے ايك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملى ہے ليكن وہ بچے پيدا نہيں كر سكتى، كيا ميں اس سے شادى كر لوں؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہ كرو.

پھر وہ شخص دوبارہ آيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے منع كر ديا، اور پھر جب تيسرى بار آيا تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ايسى عورت سے شادى كرو جو زيادہ محبت كرنے والى ہو، اور زيادہ بچے جننے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارے ساتھ امتوں ميں كثرت چاہتا ہوں "

سنن ابو داود حديث نمبر (2050) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (1784) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور اس كى تكميل يہ ہے كہ يہ اسى صورت ميں ہو سكتا ہے جب ايسى اولاد پيدا كى جائے تو صحيح و تندرست ہو اور شرعى امور سرانجام دے سكے.

جب رشتے كرنے والے دونوں مرد و عورت كو علم ہو كہ ان كى شادى كے نتيجہ ميں بيمار اور مرض كا شكار اولاد پيدا ہو گى تو ان كے ليے بہتر يہى ہے كہ وہ اس وقت شادى نہ كريں تا كہ متوقع خرابى پيدا نہ ہو، اور امت مسلمہ كو ضرر و نقصان كم ہو سكے، اور بيمارى اور مريض اولاد كى ديكھ بھال ميں انہيں جو مصيبت و تنگى اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں.

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے.

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے.

واللہ اعلم .